مظلومیت ہی مظلومیت

<"xml encoding="UTF-8?>

مظلومت ہی مظلومیت

قطعہ

نبی و آل نبی کا ہے احترام بہت وہ منزلت ہے،خدا کی کتاب شاہد ہے
سعودیوں نے بقیع پہ ستم وہ رکھے روا اداس قبریں ہیں اور آفتاب شاہد ہے
نہیں ہے فاصلہ زیادہ بقیع کا روضے سے ستم ہیں جتنے،رسالتمآب شاہد ہے
ہے ایک بیٹی نبی کی،وہ ایک اکلوتی سلوک کیا ہوا،قبرِ خراب شاہد ہے
وہ جو اٹھارہ برس میں ضعیفہ لگتی تھی کمر خمیدہ پہ جس کا شباب شاہد ہے
وہ جس کے خانۂ رشک جناں کوآگ لگی جلا ہوا وہ اسی گھر کا باب شاہد ہے
وہی جو پہلو شکستہ ہوئی ولی کیلیے وفا پہ محسن با اضطراب شاہد ہے
ہے ایک سبط پیمبر،کریم آل عبا وطن میں جس کی غریبی کا باب شاہد ہے
وہی حسن کہ ہے جنت میں سروری جن کی لسانِ سرور و عالیجناب شاہد ہے
وہی کہ قبر بھی نانا کے پاس مل نہ سکی انوکھا سرخ کفن کا حساب شاہد ہے
ہے ایک خون کے آنسو بہانے والا امام وہ جس کے حال پہ گریاں سحاب شاہد ہے
وہی جو سجدوں میں ضرب المثل رہا یکتا عبادتوں کا حسین انتساب شاہد ہے
ہے ایک وہ کہ الہٰی علوم کا باقر اسی لقب کا الہٰی خطاب شاہد ہے
سلام جس کو نبی کے ملے ہیں جابر سے ستم کی زدمیں وہ عزت مآب شاہد ہے
وہی جو بچپنے میں کربلا کو دیکھ آیا وہ دینِ حق کا لہو رنگ نصاب شاہد ہے
ہے ایک صدق میں صادق نبی کا لخت جگر صداقتوں کی وراثت کا باب شاہد ہے
ستم کی زد میں ہے صادق امام کا بھی مزار کھلی ہوئی وہ غموں کی کتاب شاہد ہے
وہ جس کی قبر کے پہ مظلومیت برستی ہے وہ جس کی قبر کاہر سنگ ہے آب،شاہد ہے

مسدس

مسرتیں ہوئیں احزان،ہر ایک حزن طویل
دعا کے ہاتھ اٹھانے لگے ہیں جبرائیل
چمن کے حال پہ گریاں ہوئے عقیل و نبیل
ہیں مستیوں میں مگن اب جہان بھر کے رذیل
زبانِ حال بقیع ہے ظہور ہو جائے
ہر ایک حزن بقیع اب سرور ہو جائے

سلام تربت پہ جن کی چھائی تمازت ہے

آج تک نزد خدا انھیں کا بلندتر مقام ہو!

اب تک رلارہا ہے وہ جس کو بقیع کا حال

حضرت ولی عصر پہ میرا سلام ہو

امت کی بے وفائی کی دیکھو عجب مثال

جیسے نبی سے لینا اسے انتقام ہو

جنت البقیع (قطعات)

بقیع کے حال پہ نادم نہیں ہے کچھ امّت نبی جو آل کا پوچھیں،جواب کیا دےگی
خدا کے پاس بھی جانا ہے یہ مسلم ہے خدا کے سامنے سارا حساب کیا دے گی
ہے قبر جس کی مخفی شبِ قدر کی طرح وہ اپنے حق سے ہو گئی محروم فاطمہ
غربت رہی برستی وہ جس پر تمام عمر اب تک اسی طرح سے ہے مظلوم فاطمہ
نہ جلتا خانۂ صادق،بقیع بھی بچ جاتا سقیفے والے وہاں پر جو کچھ حیا کرتے
وہ ابتدا تھی،تسلسل اسی کا رائج ہے اے کاش پاس جو ہوتے تھے کچھ وفا کرتے
اے کلمہ پڑھنے والو!آنکھوں کو اپنی کھولو دستِ وھابیت سے کیا ظلم ہو رہے ہیں
آباد ہے مدینہ ،اونچی عمارتیں ہیں ویران سے بقیع میں معصوم سو رہے ہیں
بعد شہادت کے بھی دل دکھاتے ہیں کتنے ظالم ہیں اس دنیا والے لوگ
کلمہ پڑھ کے آل نبی پہ ظلم و ستم! عقل کے اندھے ہیں یہ دل کے کالے لوگ